السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بعض لوگ اپنی قریبی رشتہ داروں کی وفات کے وقت جانوروں کو ذبح کرکے دعوتوں کا اہتمام کرتے ہیں، ان دعوتوں کا اہتمام میت کہ ترکہ میں سے کیا جاتا ہے اوراگر میت نے خود اس قسم کی دعوتوں کی وصیت کی ہو توکیا ازروئے شریعت اس وصیت پر عمل کرنا ضروری ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

وفات کے بعد اس قسم کی دعوتوں کے بارے میں وصیت کرنا بدعت اور عمل جاہلیت ہے ۔ وصیت کے بغیر بھی اس قسم کی دعوتوں کا اہتمام منکر اورناجائز ہے، حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''ہم دفن کے بعد میت والوں کے ہاں جمع ہونے اورکھانا کھانے کو بدعت شمار کرتے تھے'' اس حدیث کوامام احمد نے حسن سند کے ساتھ بیان فرمایا ہے ۔ شریعت نے توحکم یہ دیا ہے کہ اس موقعہ پر میت کے گھر والوں کے لئے کھانا پکایا جائے نہ کہ ان کے گھر سے کھایا جائے، لہذا اس موقعہ پر ان کے گھر سے کھانا کھانا حکم شریعت کے خلاف ہے ۔ حدیث میں ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کے پاس غزوہ موتہ میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے شہید ہوجانے کی خبر آئی توآپ نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ ''جعفر کے گھر والوں کے لئے کھانا تیار کرو کیونکہ ان کے پاس یہ (غم ناک) خبر آئی ہے جس نے انہیں مشغول کردیا ہے ۔''

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مقالات وفتاویٰ

ص404

محدث فتویٰ